

سنہ ۱۳۰۹
فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب
[illegible] المنتہ کہ درین زمان میمنت اقتران ر
اوراق سعادت توامان این کارنامہ نادر وقعات غریبہ یعنی
نوادر عجیبہ
موسوم بہ
سوانح احمدی
مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بطرز لطیف و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی
در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد
قیمت فی جلد ...
جلد ۱۰۰۰
۱۰۱

چلنے کی تیاریان ہونے لگین یہان سے گیارہ جہاز کرایہ کئے گئے اور گیارہ ہزار روپے بطور نول انکو پیشگی ادا کردیے گئے - ہر ایک جہاز پر سوار ہونے کے واسطے اہل قافلہ کو حضرت نے تقسیم کرکے ہر جہاز پر ایک ایک لایق آدمی کو امیر قافلہ مقرر کیا اور بقدر بارہ ہزار روپیہ کے غلہ وغیرہ زاد راہ سفر دریائی یہان سے خرید کر جہازون پر لادا گیا - جہاز موسوم دریا بقی پر کہ جسکا ناخدا سید **عبدالرحمن** باشندۂ **حضرموت** اور معلم جہاز شیخ داؤد باشندہ **سورت** تھا حضرت مع اپنے قرابت دارون کے سوار ہوئے - جب سب اہل قافلہ سوار ہو چکے تو لنگر جہازونکا اٹھا دیا گیا - دو رات دن جہاز گنگا ساگر کے میٹھے پانی مین رہے تیسرے دن کیلا گھیپا سے گذر کر جہاز کھاری پانی مین پہونچے -

روحانیت سمندر کا متکبرانہ حضرت سے گفتگو کرنا اور معقول و دلیرانہ جواب پاکر فروتنی ظاہر کرنا

یہان ایک واقعہ عجیب اور حادثہ غریب ظہور مین آیا اور وہ یہ ہے کہ روحانیت سمندر کی ایک ہیبت ناک صورت بن کے حضرت کے سامنے آئی اور بہت غرور و تکبر سے بولی کہ تو نے اپنی جان سے سیر ہو کر ایسی جسارت کرکے میرے اندر ہلاک ہونیکو کیون آیا ہے تو نہین جانتا کہ مین وہ سمندر ہون جسنے ایکدم مین فرعونیون کو ہلاک کر دیا تھا اور مین وہ ہون کہ ہزارون جہاز اور کشتیان ہر سال میرے اندر تباہ ہوتی ہین اور مین وہ بحر محیط ہون کہ ساری زمین کو مع ساکنان زمین کے گھیرے ہوے ہون اگر مین چاہون تو ایکدم مین سارے ساکنان زمین کو غرق آب کر دون پس معلوم ہوتا ہے کہ تو اپنی جان سے بیزار ہو گیا ہے مگر اسقدر خلقت کو اپنے ساتھ لیکر کیون ہلاک کرنا چاہتا ہے - سید صاحب نے جب یہ کلمات نخوت آمیز سمندر سے سُنے تو اُسیوقت آپکو یہ الہام ہوا کہ تو سمندر سے کہدے کہ تو کیسی غرور اور تکبر کی بات کرتا ہے - مین اور تو دونو غلامان غلام اُس جبار اور قہار کے ہین تو اللہ سے ڈر اور میرے روبرو اسقدر شیخی نہ بگھار یہ کبر و منی فقط اُسی رب الارباب کو شایان ہے جسکے بحر قدرت کے سامنے تو مثل ایک قطرے آب کے بھی نہین تیرا کیا اختیار ہے کہ تو کسی کو غرق کرے بلا حکم اُس قہار کے تو ایک حرکت کرنے پر بھی قادر نہین ہے جب حضرت کے مونہہ سے یہ کلمات دلیرانہ اور موحدانہ سُنے جناب سمندر مثل حباب[عہ] غائب ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد مثل بید کانپتے ہوے حضرت کے سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ مین تو اُس قادر کریم کی مخلوقات مین سے ایک ادنیٰ مخلوق ہون اور رات دن اُسکے خوف سے تھر تھراتا اور اُسکی عظمت کے سامنے سر پٹکتا رہتا ہون میری کیا طاقت کہ بغیر اُسکے حکم کے حرکت کر سکون یا کسیکو ایذا پہونچا سکون مین پہلی بار فقط آپکا ایمان جانچنے کے واسطے حاضر ہوا تھا جب مینے آپکو پختہ پایا تو اب مین واسطے اظہار اطاعت کے حاضر ہوا ہون آپکا غلام فرمانبردار اور خیرخواہ ہون - اور یہ کہکر رخصت ہوا جب جہاز سمندر مین پہونچے تو بارے موجون کے ہلنے لگے اُسوقت حضرت نے سب لوگون کو جمع کرکے بکمال تضرع و زاری واسطے حفظ و امان جان و مال اہل قافلہ کے دعا کی - اور حاضرین آمین کہتے تھے - اُسوقت حضرت کے اوپر ایک ایسی حالت اور رقت ہوئی تھی کہ اُس دعا کی قبولیت کی صدا ہر در و دیوار[عہ] سے نکلتی تھی ببرکت اس دعا کے اُسی وقت ہوا موافق

عہ یہان در و دیوار جہازون کی مراد ہین ۱۲ احمد علی سلمہ

ہوکر تلاطم اور موجون کا صدمہ کم ہوگیا اور جہاز مثل برق کے اُڑتے چلے جانے لگے - جب جہاز کچھ آگے بڑھے تو
چارون طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا زمین کا نشان نہ رہا - جب خلیج بنگال سے نکلکر جہاز محاذی جزیرۂ لنکا
کے پہونچے اُس رات کو حضرت تمام شب بیدار رہے اور مانند پاسبانون کے کبھی اوپر اور کبھی نیچے آتے جاتے
تھے اور فرماتے تھے کہ عفاریت (دیو) اور شیاطین اس گروہ قلیل پر حملہ کرنا چاہتے تھے مگر خداوند تعالیٰ نے اُنکو
روسیاہ کرکے پس پا کردیا - جب صبح ہوئی اور جہاز جائے خطرناک سے پار ہوگیا تو ناخدا جہاز نے اُسکے شکر یہ مین
حلوا تیار کرکے مجلس مولود شریف کی مرتب کی اور بعد پڑھنے عربی قصائد مولود مسعود کے اُس حلوے کو تقسیم
کرادیا - یہانسے آگے چلکر بندر کالی کت اور مالابار اور جزیرۂ آمینی اور سقوطرہ مین بقدر ضرورت توقف کرتے
ہوے دریائے ہند سے نکلکر بحر عرب مین جا پہونچے - تھوڑے دن جہاز بحر عرب مین چلکر عدن مین پہونچے
بعض معتبر راویون کا یہ بھی بیان ہے کہ اس سفر دریائی مین ایک مرتبہ جہاز مین میٹھا پانی نہ رہا تھا - ناخدا جہاز
نے اسکی اطلاع حضرت سے کی اور حضرت اپنے مالک حقیقی سے دعا کرنے کو بیٹھ گئے عین حالت دعا مین
آپکو یہ الہام ہوا کہ اس مقام پر ہمنے سمندر کا پانی میٹھا کردیا ہے جسقدر چاہو جہاز مین بھر لو - حضرت نے مالکان
جہاز کو یہ بشارت سُنادی اُنہون نے فوراً بقدر ضرورت خود اُس جگہ سے میٹھا پانی بھر لیا - یہ پانی نہایت
صاف شفاف اور شیرین تھا - عدن مین پہونچکر بھی ایک ماجرائے عجیب اور واقعۂ غریب ظہور مین آیا -
جب حضرت مع چند آدمیون کے ایک کشتی پر سوار ہوکر کنارہ پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ شہر عدن بندر سے بہت
فاصلہ پر ہے اُسوقت گرمی بلا کی پڑ رہی تھی بسبب شدت حرارت کے ایک قدم بھی چلنا مشکل تھا - ہان کوئی
سواری بھی موجود نہ تھی اور اکثر رفیق برہنہ پا تھے - جب سواری کی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ سامنے والے پہاڑ
پر سے اُونٹ کرایہ پر مل سکتے ہین مگر اُس شدت طپش مین اُس پہاڑ تک جانا اور اونٹ لانا محال بلکہ غیر ممکن
تھا اُسوقت سب ہمراہیون نے لاچار ہوکر حضرت کی توجہ چاہی آپنے فرمایا کہ جس چیز کی ضرورت ہوگی اللہ رب العزت
اُسکو آپ پہونچا دیگا تم کچھ فکر نکرو لیکن ہر آدمی سات سات بار سورۂ فاتحہ پڑھ لے - ہمراہیون نے بموجب ارشاد
حضور کے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کیا اور ابھی عدد مطلوبہ سورۂ فاتحہ کا پورا نہوا تھا دیکھا کہ جانب پہاڑ سے چند
اونٹ چلے آتے ہین اور بغیر بُلائے سیدھے آپکے پاس چلے آئے - اور بلا عذر سب کو سوار کراکے شہر عدن مین
لیگئے اور طرفہ یہ کہ آپکے پہونچانیکے بعد وہ شتر مع شتربانون کے کہین غائب ہوگئے - واسطے دینے کرایہ کے ہرچند
اُنکو تلاش کیا مگر کہین اُنکا پتہ نملا لاچار ہوکر قاضی شہر کے پاس گئے کہ ہان کرایہ جمع کردین جب وہ شتربان آئیگا
قاضی صاحب اُسکو دیدینگے - جب قاضی شہر سے شتربان اور شترون کا حلیہ بیان کیا تو وہ بولے کہ نہ ایسے حلیہ
اور صورت کا کوئی شتربان یہان رہتا ہے اور نہ ایسے رنگ ڈھنگ کا کوئی اونٹ اس شہر مین ہے وہ کوئی